

مورث الملکی -

سیان مائی دختر الدردتہ زود خدائش



شرعی وارثان

(۱- بیٹی اللدوسائی

(۲- بیس (چچو) آید بے فوت شدہ پانچ زندہ حیات بیس

جائیداد متوقعہ میں سے $\frac{1}{2}$ حصہ بیٹی کے نام منتقل

ہوا جبکہ بیٹوں میں سے کسی کو بھی نہ ملے

اس کے علاوہ سیان کا ^{بہن} سوتیلہ بھائی شہرہ حسنہ والدہ

کا نام حیات مائی تھا جو کہ سیان سے بے فوت ہو گیا تھا

شہرہ کے وارثان کے ^{بہن} حین میں صرف بیٹیوں نے

نقدہ جائیداد اپنے نام زر والی

آپ جائیداد سیان کی سگی بیٹی اور سگی بیٹیوں

کے حصہ سے ^{بھائی} سوتیلے ^{بھائی} کو عمل سکتی ہے بیس

جبکہ وہ سیان سے پہلے ہی فوت ہو گیا تھا۔

مدرسہ لائبریری (جواب منسلکہ درجہ پر ملاحظہ فرمائیں)

0333-6001762

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الجواب حامداً ومصلياً

صورتِ مسئلہ میں مرحومہ سہاگن مائی کا باپ شریک بھائی زندہ بھی ہوتا تو اسے مرحومہ کی جائیداد میں سے شرعاً کوئی حصہ نہ ملتا کیونکہ حقیقی بہنوں کی موجودگی میں باپ شریک بھائی محروم ہوتا ہے، لہذا باپ شریک بھائی کے بیٹوں کا بقیہ جائیداد اپنے نام کرانا جائز نہیں، بلکہ ان پر لازم ہے کہ مرحومہ کی جائیداد فوراً شرعی ورثاء (حقیقی بہنوں) کے سپرد کر دیں، ورنہ سخت گناہ گار ہوں گے۔

قال الله تعالى - [النساء : 29]:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ
ترجمہ: ”اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے نہ کھاؤ، الا یہ کہ کوئی تجارت باہمی رضامندی سے وجود میں آئی ہو (تو وہ جائز ہے)۔“

اور صحیح بخاری میں حضرت سالمؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

عن سالم عن أبيه قال قال النبي ﷺ من أخذ شيئاً من الأرض بغير حقه خسف به يوم القيامة إلى سبع أرضين (صحيح البخاري، رقم الحديث: 3196)
ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ فرمایا کہ جس شخص نے کسی کی ناحق زمین لی تو اسے قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسیا جائے گا۔“

ایک اور مقام پر آپ ﷺ نے فرمایا:

ألا لا تظلموا ألا لا تظلموا ألا لا تظلموا إنه لا يحل مال امرئ إلا بطيب
نفس منه (مسند أحمد: 299 / 34)
ترجمہ: ”آگاہ رہو، تم ظلم نہ کرو (یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا) کسی کا مال اس کی خوشدلی کے بغیر حلال نہیں ہے“

وفي الفتاوى الهندية (6 / 451):

وعصبة مع غيره وهي كل أنثى تصير عصبه مع أنثى أخرى كالأخوات لأب وأم أو لأب يصرن عصبه مع البنات أو بنات الابن، هكذا في محيط السرخسي مثاله بنت وأخت لأبوين وأخ أو إخوة لأب فالنصف للبنات والنصف الثاني للأخت ولا شيء للإخوة؛ لأنها لما صارت عصبه نزلت منزلة الأخ لأبوين. والله تعالى خير الوالدين

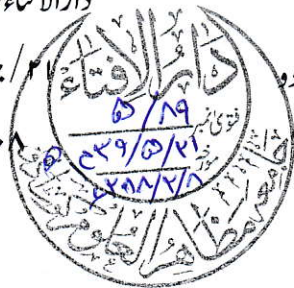
الجواب صحيح

محمد عاصم عصمه الله تعالى

دارالافتاء جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

جمادی الاولیٰ / ۱۴۳۹ھ

فروری / ۲۰۱۸ء



محمد عبد الجلیل عفی عنہ

رئیس دارالافتاء جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

